تصویری مسافت

1/1

فکرِ سلطان

سیریز دہم: تصویری مسافت

ڈاکٹر سلطان محمود

تصویری مسافت

(مصنف: ڈاکٹر سلطان محمود)

VISUAL JOURNEY

BY: DR. SULTAN MAHMOOD

ڈاکٹر سلطان محمود، مینیجنگ ڈائریکٹر
ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی سی ایس) پرائیویٹ لمیٹیڈ

Managing Director
ECOCARE CONSULTANCY SERVICES (ECCS) PVT. LTD.
www.ecocare.pk

فکرِ سلطان

(مصنف: ڈاکٹر سلطان محمود)

FIKAR-E-SULTAN

BY: DR. SULTAN MAHMOOD

ڈاکٹر سلطان محمود، مینیجنگ ڈائریکٹر
ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی ایس) پرائیویٹ لمیٹڈ

Managing Director
ECOCARE CONSULTANCY SERVICES (ECCS) PVT. LTD.

www.ecocare.pk

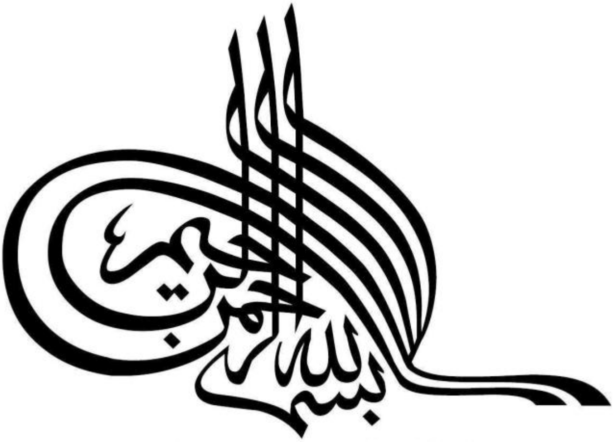

In the name of Allah,
the Most Beneficent,
the Most Merciful

انتساب

Dedicated to the one I Love in the Quest of Truth.

میری فکر اس کے نام جس سے میں سچ کی تلاش میں آج بھی پیار کرتا ہوں۔

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں	
سیریز کا نام	فکرِ سلطان
سیریز کی تعداد	کل 10 سیریز
کتاب کا نام	فصلی دانشور
مصنف کا نام	ڈاکٹر سلطان محمود
ناشر	ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی ایس) پرائیویٹ لمیٹڈ
پبلیشر	مارول سسٹم
معاون	انعم عروج
اشاعت و تکمیل	اکتوبر 2024
قیمت	مفت ڈاؤن لوڈ کریں
ویب سائیٹ	www.ecocare.pk
ISBN	978-969-743-162-5

فکرِ سلطان : فہرست سیریز

نمبر شمار	عنوان	کل کُتب
1	سیریز اول: ہڈ بیتی	12
2	سیریز دوم: غذا اور صحت	30
3	سیریز سوم: افزائشِ حیوانات برائے انسانی غذا	13
4	سیریز چہارم: ماحول و موسمی تبدیلی	31
5	سیریز پنجم: غذائی تحفظ	06
6	سیریز ششم: دیہی ترقی	01
7	سیریز ہفتم: سماجی رویئے	04
8	سیریز ہشتم: طنز و مزاح	10
9	سیریز نہم: شعر و شاعری	02
10	سیریز دہم: تصویری مسافت	01
--	کل کُتب	110

تعارف: فکرِ سلطان سیریز

ڈاکٹر سلطان محمود نے اپنی نصف صدی کی کاوش کو سائنسی انداز میں تحریکی کارکن بن کر چلایا نیز غذائی تحفظ کی عالمی خود مختار تحریک کو مقامی رہنما کے طور پر پاکستان میں ایک غیر معمولی موڑ دیا ہے جس کے نتیجے میں ان کے افکار او عملی جدوجہد نے 'فکر سلطان' جیسی ایک طاقتور دستاویز جنم دی ہے۔ اس میں وہ اپنی آدھی صدی کی شبانہ روز کی ہَمہ جِہت کوشش کو شاندار کہانی کے طور پر بیان کرتے ہوئے اہم معلومات سے بھری وہ تاریخ بھی بیان کر رہے ہیں جو ملک عزیز کے غیر مستحکم حالات کے باوجود مقامی اور نچلی سطح کے مسائل کو قومی اور عالمی سطح پر کچھ اس انداز سے اٹھالے جاتے ہیں کہ جہاں وہ حیاتیاتی تنوع یا بائیوڈائیورسٹی کی ہئیت تبدیل کئے بغیر کارپوریٹ تسلط کے ساتھ جنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ڈویلپمنٹ مافیا کے خلاف کس طرح نچلی سطح کی لڑائی کو اٹھا کر قومی اور عالمی سطح پر لے جایا جاتا ہے۔ ان کی یہ سوچ بھی قابل داد ہے کہ دنیا بھر میں مقامی سطح کی کمیونٹی ہمیشہ مقدس اور خود مختار ہونی چاہئے تا کہ وہ اپنے علم اور حقوق کو حاصل کر کے مستقبل کی دنیا کی حقیقی کہانی کا نقشہ ترتیب دے سکے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیشہ ورانہ زندگی شاید اتنی مؤثر نہ رہتی اگر ان کے ہم عصر مخالفین نے ان کو یونیورسٹی میں پروفیسر لگنے سے روکا نہ ہوتا یا پھر حکومت میں موجود خوشامدی بونوں نے ان کی ٹانگیں نہ کھینچی ہوتیں۔ وگرنہ وہ ایک عام سے حاشیہ بند غیر مؤثر پروفیسر اور ڈائیریکٹر جرنل بن کر بیکار لوگوں کے اس تالاب میں جا گرتے جن پر آنے والے وقت کی نسلیں تو یک جانب ان کے ہم عصر پھر دوبارہ نگاہِ غلط ڈالنا گوارا نہیں کرتے۔ گو کہ ڈاکٹر صاحب نے خود عدالتی سطح پر بھی لڑ کر کاغذی شیر یعنی

پروفیسر بننا چاہا لیکن کہتے ہیں کہ قدرت آپ کے بارے میں بہتر فیصلے کرتی ہے لہذا اینمل سائنسز کے دشمن وٹرنری مافیا نے ان کو اس یونیورسٹی "یو وی اے ایس" میں گھسنے ہی نہیں دیا جس کے پہلے کانسیپٹ نوٹ کی گورنر پنجاب خالد مقبول سے منظوری لینے والوں میں وہ خود بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ فکری مسافت مندرجہ ذیل دس سیریز پر مشتمل ہے۔

سیریز اول: ہڈ بیتی

ایک شاندار اور سمجھدار دماغ، شفاف کردار، شاعرانہ روح اور نچلی سطح کی تنظیموں میں مہارت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے ڈاکٹر سلطان محمود نے ملکی ترقی کے مسائل اور تحریکوں کے سب سے زیادہ موثر اور محبوب لیڈروں کے جھرمٹ کے باوجود اپنا مقام حاصل کیا ہے۔ ان کی سرشت میں موجود غیر معمولی قدرتی تحائف میں ایشیا، یورپ، امریکہ، تین براعظموں کی سات جامعات سے حاصل شدہ اعلی ترین تعلیم و تربیت نے بے مثال مہمیز لگائی اور عام انسان کی غذائی ضروریات اور قدرتی ماحول کے درمیان گہرے تعلق کا ادراک راسخ کیا ہے۔ غذائے انسانی میں استعمال ہونے مویشیوں پر ماحول اور عالمی جدت کے اثرات نیز ان کے انسانی صحت پر مرتب ہونے والی ضمنی اثرات کے بارے میں وہ آزادانہ اور گہری تفہیم بھی شامل ہے جو سیاسی رویوں کی زبوں حالی کے باعث ہمیشہ زوال پذیر رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ مطلق العنان سیاسی اور پدرسری نظام سے کس طرح کی حکمت سے جنگ جیتی جاتی ہے اور کیسے انسانیت اور عام انسان کی تخلیق کو یکجا کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ انہوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے ایک عام سے متوسط

گھرانے سے اُٹھ کر 17 سے زائید ممالک میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے اس لیے قاری کو ان کی زندگی کے سفر کو پڑھ کر ہی اندازہ ہو گا کہ محدود مالی وسائل سے بھرپور فایدہ اٹھانے کی خاطر کوئی بھی لمحہ فروع گذاشت نہ کرتے ہوئے کیسے،" تبدیلی کا ڈھانچہ "تیار کیا جا سکتا ہے۔ یہ سیریز بارہ کتب پر مشتمل ہے جس میں ان کی نجی زندگی کی چیدہ چیدہ کوششوں کو ان کے ہم عصروں کی تائید سے واضع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سیریز کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ ایک پیشہ ور سائنسدان کی قدر اپنے سماج کے لیے مؤثر ہو گی۔ جس کا آئی کیو اوسط پاکستانی سے دُگنا ہو نیز وہ ٹی وی اور سونے کے اوقات میں سے ہم عصروں سے اوسط آدھا وقت بچا کر دراصل "ون مین آرمی "بن چکا ہو۔

سیریز دوم: غذا اور صحت

غذائی علاج جیسی اپنی پچھلی مشہور کتابوں کی طرح، مصنف ماحولیاتی حکمت، پرجوش سرگرمی اور بے عیب پیشہ ورانہ سوچ کے ساتھ پھر سے چمک رہا ہے۔ اس سیریز میں مصنف کی نگارشات اس بات کا ثبوت دیتے دکھائی دیتی ہیں جو انسانی خوراک وغذا پر موسمیاتی تبدیلی کے برے اثرات کو کم کرنے کے لیے مقامی اور بین الاقوامی کارپوریٹ سطح کی کوششوں کے لیے کیے جانے ضروری ہیں۔ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ مصنف نے کس طرح حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور کسان برادریوں کے حقوق کے لیے اپنی کوششوں کو حوصلے کے ساتھ جاری رکھا۔ مصنف نے 1997 میں انسانی

غذا و صحت کے میدان میں چھلانگ لگائی اور پھر اسے اس وقت تک اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا جب تک کہ ورلڈ بنک اسلام آباد کے راشد القیوم کے مشورے کے پیش نظر ڈاکٹریٹ کے بارہ برس بعد پنجاب یونیورسٹی سے ماحولیات کی ڈگری نہیں لے لی۔ اور پھر سے انہوں نے انسانی غذا کی پیداوار پر ماحول کے اثرات کا تفصیل سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔ لہذا اس سیریز کی تیس کتب سے قاری درست اندازہ لگا پائے گا کہ وہ اپنے اس مشن میں کس حد تک کامیاب رہے۔

سیریز سوم: افزائشِ حیوانات برائے انسانی غذا

غذائی تحفظ کی تخفیفی سائنس تقاضہ کرتی ہے کہ پیچیدہ سائنسی و معاشی معاملات کو ان کی سادہ ترین اشکال میں ڈھال کر سائنسی وسائل اور انسانی مسائل کو آسان تر بنایا جا سکے۔ تخفیفی سائنس کے تنقیدی اظہاریے جیسا مضبوط پس منظر رکھنے والے ڈاکٹر سلطان محمود نچلی سطح کی متعدد انجمنوں اور تحریکوں کا ایک سنسنی خیز موجد، شریک موجد اور کٹر حمایتی بھی رہے ہیں۔ نیز افزائشِ حیوانات، جنگلات، پانی اور کسان تنظیموں کے تحفظ کی ان تمام ضروری تحریکوں کے روح رواں بھی ہیں جو زندہ زرعی معاشرے کا تانا بانا ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اس تانے بانے سے انسانی دنیا کا اہم ترین مسئلہ یعنی "بھوک سے نجات" والا کپڑا بنا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کو حصول میں اس کی جس مضمون نے سب سے زیادہ رہنمائی کی وہ ان کے گریجوایشن کے مضامین تھے۔ جنہوں نے انسانی غذا میں شامل حیوانات سے حاصل کردہ چالیس فی صد جزوِ غذا کا ادراک گہرا کیا۔ گوشت، دودھ اور انڈے کی پیداوار اور پھر متناسب پیداوار انسان کو بھوک کے المیے سے دوچار نہیں ہونے دیتی۔ نیز یہ بھی

حقیقت ہے کہ ان حیوانات سے حاصل ہونے والے دیگر ضمنی پیداواری ذرائع معشیت کا پہیہ جاری وساری رکھنے میں مدد بھی کرتے ہیں جیسے چمڑہ، اون اور ذرائع نقل وحمل وغیرہ۔

سیریز چہارم: ماحول وموسمی تبدیلی

سیریز دوم میں مزکور جناب راشد القیوم کے مشورے سے ماحولیات کے مضمون میں آنے کی وجہ سے ہی ڈاکٹر سلطان محمود کی زندگی کی کہانی ماحولیات، سماجی سیٹ اپ اور گورننس کو بچانے کی جدوجہد کی وہ زندہ مثال ہے جس میں نصابی اور زمینی حقائق دونوں کام آئے۔ وہ اپنے سیارے کے ماحولیاتی نظام کے کام اور ضرر رساں کارٹیل اور اس کے حامیوں کے تباہ کن اثرات کو گہرائی سے سمجھتے ہیں۔ اس سیریز میں شامل سات کتب کو پڑھنا ان گہرے مسائل کے اسباب کے بارے میں قاری کے ذہن کو کھولے گا جس میں چند لوگ اپنے برے اعمال کی وجہ سے اکثریت کو دھکیل رہے ہیں نیز اس کے مطالعے سے قاری کو حکومت کے طاقتور تکبر سے نکل کر کسان کی طرف پلٹنے کی امید اور حوصلہ بھی دے گا۔ یہ خوبصورتی سے لکھی گئی یادداشت ایک زبردست داستان ہے جو زمین، زندگی اور ہمارے قیمتی سیارے کی سالمیت کی خواہش رکھنے والے ہر فرد کو معلوم ہونی چاہیے۔ مغربی کارپوریٹ سیکٹر کے ای ایس جی (ماحول، سماج، طرز حکومت) کی جانب کی جانب کاروباری جھکاؤ سے مصنف نے جو کچھ امریکہ، یورپ اور خلیجی ممالک سے سمجھا، وہ اس نے اپنے ماحول دوست کاروبار ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی ایس) پرائیویٹ لمیٹیڈ اور سوشل میڈیا آگاہی والے گروپس اور چینل کے ذریعے آنے والی نسل کو پوری طرح سے آگاہ کر دیا ہے۔ اس

سیریز کا 30 کُتب کی شکل میں مخطوطہ بڑی تفصیل سے واضع کرتا ہے کہ جونہی ملک کو کارپوریٹ کلچر کے ذریعے ترقی کی جانب غیر متوازن انداز میں دھکیلا جاتا ہے تو وہ کس طرح ہمارے مجموعی سماجی ڈھانچے کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے۔ اس سے ملک میں ماحولیات اور سماج کے درمیان ایک غیر متوازن جنگ چھڑ جاتی ہے۔ جو بالآخر وسائل کی نامنصفانہ تقسیم پر منتنج ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے تئیں تمام چار سو سے زائید ماحولیاتی پراجیکٹس میں قابل کاشت زمین، انسانی روزگار اور گرم ہوتے ہوئے کرہ ءزمین کے باعث گلیشئیر پگھل کر طوفانی انداز اختیار کرنے جیسے مضامین کو کافی گہرائی سے دیکھ کر اپنی رپورٹس میں سمویا ہے۔ نیز اس سیکٹر میں پوراجذب ہونے کے لیے اپنی سرکاری نوکری سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر نیسپاک جیسی قومی وعالمی ایجنسیوں کے ماحولیاتی پروگرام کا جارحانہ حصہ بن کر انسانی غذا کی تخفیفی سائنس سے بھرپور کام لیا ہے اور ماحولیاتی پراجیکٹس کو کامیابی سے ہمکنار کر کے ملک کے عوام اور حکومت کے کام کو نہائیت آسان بنا دیا ہے۔ حالانکہ ایک موقع ایسا بھی آیا جب نیسپاک میں موجود بھارتی لابی جماعت علی شاہ کے ذریعے ان سے پوری قوت سے ٹکرا گئی، مگر جنرل زبیر کی بر وقت مداخلت سے ڈاکٹر صاحب کی کاوشیں مزید ابھر کر سامنے آ گئیں۔

سیریز پنجم: غذائی تحفظ

ڈاکٹر سلطان محمود کی ذاتی کاوشوں کا سارا نچوڑ صرف "غذائی تحفظ" کے ارد گرد ہی گھومتا ہے۔ جسے اصولی طور پر اولین سیریز میں جگہ ملنی چاہیے تھی، لیکن تخفیفی سائنس کا خوگر ہونے کے باعث انہوں نے مناسب جانا کہ پہلے ان اوامر کا ذکر کیا جائے جو غذائی تحفظ یا عدم تحفظ کا باعث بنتے ہیں۔ تبھی انہوں نے اپنے فکری سفر کا آغاز ہڈ بیتی کے فوراً بعد اپنے پسندیدہ مضمون (سیریز دوم غذا و صحت) سے شروع کرنا مناسب جانا اور انسانی صحت پر غذا کی ضروریات اور اثرات کا شروع میں جائزہ پیش کر دیا۔ یعنی بالفاظ دیگر اپنی فکر کی بنیاد انسانی جبلّت "بھوک" پر رکھی۔ پھر مناسب انسانی صحت برقرار رکھنے کے لیے مناسب غذا کی پیداوار، سپلائی چین، قوتِ خرید اور جسمانی ضروریات پر تحقیقات کیں۔ دھیرے دھیرے اس تخیل کو راسخ کر لینے کے بعد وہ اپنے بنیادی مضمون یعنی ان حیوانات کی جانب پلٹے جو انسانی خوراک میں دودھ ، گوشت اور انڈے کی شکل میں روزانہ کی ضرورت کا چالیس فی صد پر مشتمل ہے۔ اس منطقی تعلق سے ان کی فکری گہرائی کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ اگر بہترین اور مناسب ماحولیاتی انتظامات کر کے پانی کے ذرائع پر بحث مکمل کر لی جائے تو یہ غذائی تحفظ کی ایک ایسی گارنٹی ہے جو افزائشِ حیوانات کے ذریعے کم از کم انسانی صحت کی ضامن ہے۔ یہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ شدید سیلاب ہر سال جو حیوانات کی تباہی لاتے ہیں ان پر موئثر قابو پا کر انسان کم سے کم چالیس فی صد غذائی خزانے کو تو یقینی طور پر بچا سکتا ہے۔ ان کی یہ منطقی سوچ یورپ اور امریکن جامعات کی فلاحی سائنسیز پر کام کر کے پیدا ہوئی۔ گو کہ ڈاکٹر

سلطان محمود کے تیکنیکی کام میں سب سے کم کتب اسی غذائی تحفظ سیریز کا حصہ بنیں لیکن حقیقت بھی یہی ہے کہ عظیم تحقیقات اور کاوشوں کا خلاصہ ہمیشہ مختصر ہوتا ہے۔

سیریز ششم: دیہی ترقی

ویسے تو حیوانات کی افزائش ایک دیہی موضوع ہے جہاں ہمارا 70 فی صد کسان اپنا خون جلا کر صبح شام انسانی غذائیں پیدا کرتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کے غیر متوازن دیہی ترقی کے میدان کی بجائے ہمیشہ شہری ترقی و سہولیات کو اولیت حاصل رہتی ہے۔ جس نے ایک جانب اگر غذائی عدم تحفظ کا خطرہ مول لے لیا ہے تو دوسری جانب شہر کی طرف نقل مقانی یعنی اربنائزیشن کی عفریت کو بھی جنم دیا ہے۔ ایسے غیر دانشمندانہ حکومتی اقدامات کا نتیجہ ایک ایسی بے ہنگم معاشرتی زندگی کی شکل میں رونما ہوا ہے کہ جس میں حکومت گاؤں چھوڑ کر شہر میں بسنے والوں کے مسائل کو شہری ترقی کی ناکامی کی شکل میں سہہ رہی ہے اور نہ ان کو خدا ہی مل پا رہا ہے اور نہ وصالِ صنم ہو رہا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کو تو خیر چھوڑیں اگر کل کے غریب چین اور بھارت ہی کی مثال لے لیں تو ان کے ہاں غذائی تحفظ شہر و دیہاتی زندگی میں توازن لانے سے ممکن ہوا ہے۔ اور محض بیس برس میں ان دو ممالک کے دو ارب لوگ دن میں ایک کھانے سے دو کھانوں کے قابل ہو گئے ہیں۔ ان دونوں ممالک نے اپنے آبی ذخائر پر ہزاروں ڈیم بنا دیئے ہیں جن سے وہ نہ صرف غذائی تحفظ یقنی بنا رہے ہیں بلکہ اپنی توانائی کی ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔ حالانکہ عالمی موسمی تبدیلیاں ان پر بھی ویسے ہی اثر انداز ہو رہی ہیں جیسے باقی کرہ ارض پر رونما ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر سلطان محمود مانتے ہیں کہ

اگر انہوں نے کبھی بلوچستان کی دیہی ترقی BRSP میں کام نہ کیا ہوتا تو وہ یقیناً غذائی تحفظ میں دیہی اداروں کی افادیت سے قماحقہ واقف نہ ہو سکتے۔

سیریز ہفتم: سماجی رویئے

ڈاکٹر سلطان محمود اپنے عالمی ایکسپوژر کے باعث خلیجی ممالک میں رواج پا جانے والے حالیہ شعبہ جات میں ماحولیات سے متصلہ کارپوریٹ سیکٹر کی نئی جہت ای ایس جی سے کافی متاثر ہوئے لہذا انہوں نے ملک عزیز کی اس شعبہ میں لاعلمی کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنی کل نگارشات میں سے سوشل اور گورننس کے شعبہ جات کو ماحولیات کی کتب کے علاوہ خود مختار کتابی درجہ دے دیا اور اس کے لئے انہوں نے کارپوریٹ سیکٹر کی بڑھوتری میں سیاست، مذہب، تعلیم، آبادی، تکنیکی تربیت، شہری و دیہی ترقی وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر جو کچھ تجربات حاصل کئے تھے اسے اکٹھا کر کے اس سیریز کا حصہ بنا دیا ہے۔ سابقہ اعتبار سے وہ اپنی نگارشات کو حاصل مطالعہ بھی کہتے ہیں اور کامن سینس کا بھی نام دیتے رہے یعنی اس مطالعے کا حاصل جو انہوں نے مغرب سے حاصل کیا اور سنجیدہ عملی و علمی سفر کو اپنے وطن میں بھی اپنی ہمت کے مطابق لاگو کر دیا۔ گو کہ وہ اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ "کامن سینس" اتنی بھی کامن نہیں ہوتی" لیکن اُمیدِ واثق بھی جاری رکھی کہ جونہی عوام خصوصاً کسان میں تعلیمی کمی دور ہو گی، سماج میں لازمی بہتری آئے گی۔

سیریز ہشتم: طنز و مزاح

اس جہت پر ڈاکٹر صاحب خود ایک اتھارٹی ہیں اور خود اپنے اوپر تنقید کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں نے اگر طنز و مزاح کے گڑھ لائلپور یا فیصل آباد میں چوتھائی صدی نہ گزاری ہوتی تو میرے اندر کا اصلاحی جذبہ طنز اور شگفتگی کی شکل میں باہر نہ آتا۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو اس سیریز میں نہ صرف سب سے زیادہ کتب ہیں جو ایک منفرد انداز میں مقامی و عالمی سیاست، مذاہب، نیز دیگر سماجی موضوعات پر طنزیہ و فکاہیہ انداز میں تخلیق شدہ تاریخ کا شاندار اور متاثر کن عالمی منظر نامہ پیش کرتی ہیں جسے ڈاکٹر صاحب نے اپنی طنزیہ و فکاہیہ ندرت اظہار کے باعث اسے میٹھا سچ سیریز کا نام دے دیا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مصنف مقامی طور پر قلیل مدتی طاقتوں کی سماجی خرابیوں کے ساتھ ساتھ عالمی سیاست کی خود غرضی کا بھی سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ یہ سیریز ایک شان اور روشنی کے ساتھ بیشمار سیاسی، سماجی اور منطقی حل بھی فکاہیہ انداز میں پیش کرتی ہے۔ مصنف نے ملک کے نمایاں مزاح نگار کرنل محمد خان اور ظفر اقبال کی طرز سے متاثر ہو کر مزاح لکھنے کا آغاز گو کہ کالج لائف سے شروع کر دیا تھا مگر اس انداز کو مہمیز تب ملی جب وہ نیویارک میں ممتاز صحافی محسن ظہیر کی ادارت میں شائع ہونے والے ہفت روزہ "صدائے پاکستان" سے شام کے اوقات میں بحیثیت سب ایڈیٹر منسلک ہوئے۔ نیز انہوں نے لاہور کے چند اخبارات میں اپنے فکاہیہ کالم میٹھا سچ کے نام سے ہی لکھنے شروع کر دیے۔ بقول ڈاکٹر صاحب جگت بازی اور فکاہیہ اندازِ بیان میراثی یا جگت باز کو حکمت و دانش سے جدا کرتا ہے۔ اور طنزیہ ادب کو سنجیدہ کرتا ہے۔ یہ طنزیہ یا فکاہیہ ادب تب تشکیل پاتا ہے جب معاشرے کے سنجیدہ

اور تعلیم یافتہ لکھاریوں پر حکومتوں کا غیر جمہوری رویہ قوتِ اظہار کو متاثر کرتا ہے۔ ڈاکٹر سلطان محمود خود اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ اپنے دورِ ملازمت میں ان کے پانچ برس ایسے بھی گزرے کہ جس میں ان کی کمپنی کا کرتہ دھرتہ شہباز شریف تھا اور مچھل رانا ثنا اللہ اُس کا دایاں بازو تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا طنزیہ کالم "شکر ہے وہ خواب تھا" پڑھ کر میاں وقار ششدر رہ گئے کہ اپنے باس کے بارے میں ایسے سخت الفاظ بھلے سے حماقت ہو یا جرات پر ڈرائینگ روم کی سیر تو کرا سکتی ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے تاریخی بات کی جو بعد میں عمران خان بھی کہتے رہے کہ شریف خاندان نہ تو پڑھا لکھا ہے اور نہ ہی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے نہ کسی نے پڑھا اور نہ پیشی ہوئی۔

سیریز نہم: شعر و شاعری

ڈاکٹر سلطان محمود کا بچپن ہی سے شاعرانہ مزاج ہے جسے اظہار کا موقعہ کالج لائف میں کسی ناکام اور یک طرفہ محبت کے جھٹکے سے ملا۔ وہ اپنی جبلت کی افتاد سے خود ہی نالاں بھی تھے جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہوں نے نہ صرف کبھی کل وقتی شاعر بننا گوارا کیا بلکہ شاعر کہلوانے سے بھی صاف انکار کرتے ہوئے یہ دلیل اختیار کی کہ میں نے کاغذی شیر بننا کبھی بھی پسند نہیں کیا اور دوسری رکاوٹ ان کی سائنس میں اعلیٰ تعلیم بن گئی جو پاکستان کے علاوہ یورپ اور امریکہ سے حاصل شدہ تھی جہاں شاعروں کو کارآمد اور قابل استعمال وقت کا دشمن سمجھ کر تنقیدی چھلنیوں سے گزارا جاتا تھا۔ اس کے باوجود تین چار برس میں عروض سمجھے بغیر سینکڑوں غزلیات کہہ دینا شاید ساحر لدھیانوی

کی کتاب " تلخیاں " بنی جو عین ناکام عشق کے دوران ان کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب چونکہ اپنی ہر نگارش کو بچوں کا سا پیار دیتے ہیں اس لئے انہیں بعض دوستوں نے کلام شائع کرنے پر قائل کر لیا جن میں عروض کی استاد محترمہ کنیز بتول کھوکھر کا بڑا ہاتھ ہے جنہوں نے ڈاکٹر صاحب کی لگ بھگ 66 غزلوں پر مشتمل ایک کتاب کے مواد کو عروض پر بھی ڈھال دیا اور جہلم کے ایک استاد شاعر کاشف بٹ نے بھی اصلاح کی۔ ڈاکٹر سلطان محمود جب اپنی فکر کو تحریری شکل دینے لگے تو انہیں معاصرین نے بے حد مشکل سے راضی کیا کہ وہ اپنے چالیس برس پرانے کلام کو بھی اپنی تحریر میں شامل کریں۔ شاید ڈاکٹر صاحب کی یہ غلطی یا صرفِ نظر ہی سمجھا جائے گا کہ وہ بہترین کلام غیر ممالک میں تو اردو کمیونیٹی کو سناتے رہے لیکن ملک عزیز کے اندرونی حلقوں میں قدم تک نہ رکھا۔ لیکن ایسا نہیں کہ وہ اپنے شعری ذوق کے انکاری تھے۔ کیونکہ انہوں نے ہمیشہ اپنے برادر بزرگ ڈاکٹر حسن اختر مرحوم، استاد پروفیسر عظمت اللہ خان مرحوم اور دیگر ادبی مقربین کا ذکر بہت شوق اور محبت سے کیا اور ازمنہ پیوستہ کے استاد شعراء اقبال، فیض، فراز، منیر نیازی، ساحر، امجد اسلام امجد، وغیرہ کو نہایت ادب اور پیار سے احترام کے درجے پر رکھا۔

سیریز دہم: تصویری مسافت

بھلا ہو ورلڈ بنک کا جس نے ڈاکٹر سلطان محمود کو تصویری بنک بنانے کی عادت ڈال دی۔ حالانکہ انہوں نے محض دس برس کی عمر میں جیب خرچ بچا کر کوڈک کا دس روپے کا کیمرہ 1967 میں ہی خرید لیا تھا اور اپنے بھائی ہمایوں شوکت کے واحد جس تحفے کی وہ قدر کرتے تھے وہ اس کا امریکہ سے

لایا ہوا کیمرہ یاشیکا 124 تھا۔ ایسے ہی ان کے استعمال میں وارسا پولینڈ میں روسی کیمرے "زینتھ"، جرمن "پینٹس" اور جاپانی "نیکن" کیمرے بھی رہے لیکن پھر ڈیجٹل کیمروں اور موبائل کیمروں نے تو انہیں نہال ہی کر دیا۔ ان کے پاس بزرگوں کے علاوہ مشاہیر زمانہ کی بیشمار تصاویر بھی موجود ہیں جو ہر وقت ان کے لیپ ٹاپ اور سیل فونز کی سپیس کھاتی نظر آتی ہیں۔ اس مشکل کے ہاتھوں انہوں نے مجبور ہو کر اور میاں وقار الاسلام کی صلاح لے کر فیصلہ کیا ہے کہ اپنی زندگی کی کہانی کی دسویں سیریز کو البم کی شکل میں بنائیں گے۔ جو بنا دینے کے بعد وہ بچوں کی طرح خوش ہیں، کہ اب انہیں "ماس ڈرائیوز" ساتھ ساتھ لیے پھرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

ایکو کئیر کنسلٹینسی سروسیز

1. سولر ایکسپو لاہور 2024
2. ایجوکیشنل ایکسپو لاہور 2023
3. چائے خانہ اسلام آباد، رشید اعوان کے ساتھ-جولائی 2022
4. لاہور سولر ایکسپو-جولائی 2022
5. بیکی سولر گروپ وزٹ 2022
6. ایکو کئیر کنسلٹینسی سروسیز ایوارڈ ڈسٹریبیوشن سال 2022
7. ڈاکٹر شہناز مزمل بک لانچ-اکتوبر 2020
8. یونیک سکول سالانہ پروگرام-اپریل 2019
9. فرحی امین کے ساتھ سٹاف ٹریننگ-جنوری 2019
10. لائف سٹائل ایکسپو، لاہور-اپریل 2019
11. ایکو کئیر اور گیٹ گروپ میٹنگ-2019
12. کبریٰ برتھ ڈے-اپریل 2019
13. جشن آزادی پروگرام-اگست 2018
14. سوشل ٹریننگ 2018
15. آوری فارم میٹنگ-2018

16. اظہر محمود بھٹی صاحب کے ساتھ میٹنگ 2018

17. خالد نصر صاحب کے ساتھی ادبی شام 2018

18. ایکو کئیر سٹاف ٹریننگ – نومبر 2018

19. ایکو کئیر اور گیٹ گروپ میٹنگ – نومبر 2018

20. تسنیم کوثر صاحبہ بک لانچ – نومبر 2018

21. سولو گروپ وزٹ 2018

22. سولو گروپ کے ساتھ پاکستان انویسٹمنٹ بورڈ میٹنگ – مارچ 2018

23. سولر ٹیک کے ساتھ میٹنگ سال 2018

24. چینی نئے سال کی تقریب (ای سی ایس پی) – جنوری 2017

25. ڈیوڈ (زونر جی) میٹنگ – نومبر 2016

26. قائدِ اعظم سولر پارک سال 2016

27. فیشن ایکسپو لاہور – جنوری 2016

پبلک سیمینارز

1. پبلک ہیئرنگ انوائیر منٹل ایمپیکٹ اسلام آباد–جولائی 2022
2. یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، ڈاکٹر نور کے ساتھ–جولائی 2022
3. قائد ڈے لیکچر بائی خالد چشتی 2021
4. رواداری تحریک پروگرام، لاہور–اپریل 2019
5. خادم اعلیٰ پنجاب اُجالا پروگرام، ملتان–فروری 2018
6. انسان دوست فورم میٹنگ–نومبر 2018
7. جی ڈی اے گوادر کی ٹیم کے ساتھ میٹنگ 2017
8. این او پی ٹریننگ سیشن–نومبر 2016

ای کیپ پروگرامز

1. ای کیپ ٹیم میٹنگ اینڈ پلانٹیشن 2024
2. ای کیپ ٹیم میٹنگ 2024
3. ایک کیپ وزٹ پاک چائنہ چیمبر لاہور 2024
4. ای کیپ ٹیم میٹنگ ایمپوریم مال 2024
5. ای کیپ میٹنگ، یونیک سکول لاہور 2023
6. ایس ڈی جی سیمینار لاہور 2023
7. ای کیپ میٹنگ 2022
8. پاک چائینہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری 2019
9. اوتھ ٹیکنگ تقریب زرتاج گل کے ساتھ – اکتوبر 2020
10. ایکمے گروپ میٹنگ، ایمپوریم مال لاہور – مارچ 2018
11. ای کیپ میموریز

تمام ادبی پروگرامز

1. فرحین چوہدری کے ساتھ ادبی شام 2024
2. چغتائی پبلک لائبریری وزٹ 2024
3. سرگودھا ادبی ٹوور 2023
4. چغتائی پبلک لائبریری وزٹ 2023
5. فینکس سیکورٹی میٹنگ اینڈ بک لانچ 2023
6. تھنک ٹینک چینل لانچ۔اگست 2022
7. کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سال 2022
8. گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور 2022
9. یونیک سکول سسٹم ادبی نشست۔اگست 2022
10. لاہور لٹریری فیسٹیول، الحمرا آرٹ کونسل۔مارچ 2021
11. بزم سرخیل ادب، لاہور 2022
12. کاسموپولیٹن کلب لاہور 2022
13. ملتان لیٹریری وزٹ 2021
14. سیالکوٹ لیٹریری وزٹ 2021
15. پنجاب یونیورسٹی، لائبریری وزٹ 2021

16. والٹن ایئرپورٹ لاہور – علی رضا کے ساتھ – جنوری 2017

17. ڈاکٹر سلطان محمود کے ساتھ ادب سرائے – نومبر 2017

18. لاہوری ناشتہ اور ادبی بیٹھک – نومبر 2016

فیض گھر اور دیگر ٹریننگ

1. فیض گھر 8 اگست 2014
2. فیض گھر 3 اگست 2014
3. فیض گھر 19 اپریل 2012
4. فیض گھر 16 جنوری 2012
5. فیض گھر 08 جنوری 2012
6. فیض گھر 5 ستمبر 2011
7. فیض گھر 29 اگست 2011
8. فیض گھر 15 اگست 2011
9. فیض گھر 01 اگست 2011
10. فیض گھر 18 جولائی 2011
11. فیض گھر 18 اپریل 2011
12. قریشی انڈسٹریز 12 ستمبر 2011
13. قریشی انڈسٹریز 18 دسمبر 2006
14. ڈاچی فاؤنڈیشن لاہور 2022
15. ولڈ ایگ ڈے رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021

16. گرین ولڈ ٹریننگ جنوری 2017

17. گرین ولڈ ٹریننگ نومبر 2016

18. ایف ڈی آر سی سیمینار، لاہور 2018

19. پیام ٹی وی انٹرویو

20. امنہ انٹرویو

21. زیڈون ٹی وی انٹرویو

گرین ورلڈ

1. گرین ولڈ ٹریننگ جنوری 2017
2. گرین ولڈ ٹریننگ نومبر 2016
3. گرین ورلڈ سیمینار قذافی سٹیڈیم لاہور 2016
4. گرین ورلڈ سیمینار 2015

پرانی یادیں

1. پرانی یادیں، یہ ہم الگ کر سکتے ہیں

ایکو کیئر آفس

سولر ایکسپو لاہور 2024

سیریز دہم: تصویری مسافت

ایجوکیشنل ایکسپو لاہور 2023

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

چائے خانہ اسلام آباد، رشید اعوان کے ساتھ – جولائی 2022

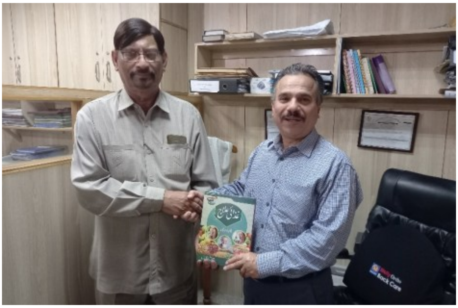

CHAI محفل
ZARA SHER
Shams

لاہور سولر ایکسپو۔ جولائی 2022

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

بیکی سولر گروپ وزٹ 2022

ایکوکیئر کنسلٹینسی سروسیز ایوارڈ ڈسٹریبیوشن سال 2022

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیریز دہم : تصویری مسافت

ڈاکٹر شہناز مزمل بک لانچ ــ اکتوبر 2020

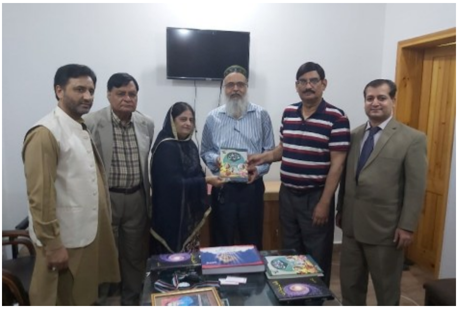

سیریز دہم: تصویری مسافت

یونیک سکول سالانہ پروگرام — اپریل 2019

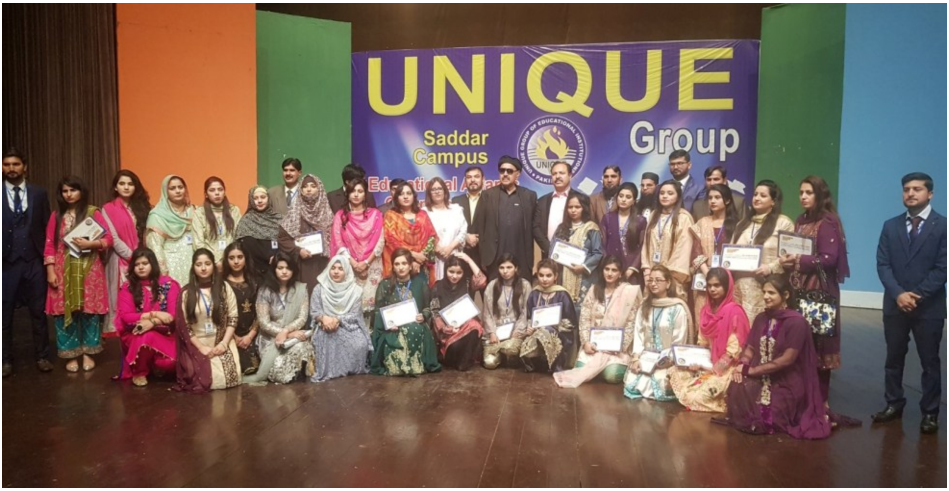

سیریز دہم : تصویری مسافت

فرحی امین کے ساتھ سٹاف ٹریننگ – جنوری 2019

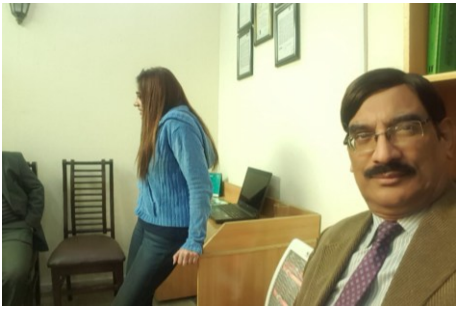

لائف سٹائل ایکسپو، لاہور – اپریل 2019

socioon
post, share, smile
socioon
post, share, smile
www.socioon.com

YLE EXPO

's First Social
www.soci

She in Trade
eStyle
.2019
KSATE

Beauty Point
SALON, SPA & INSTI
BY NAYYE
Education

socioon

ایکوکیئر اور گیٹ گروپ میٹنگ – 2019

کبریٰ برتھ ڈے – اپریل 2019

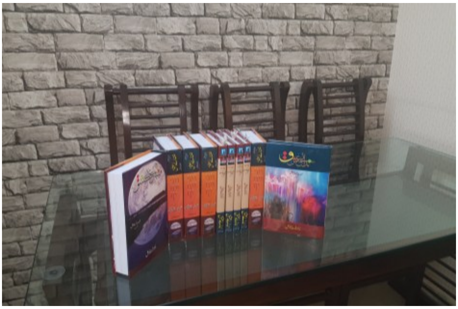

سیریز دہم : تصویری مسافت

جشن آزادی پروگرام — اگست 2018

سیریز دہم: تصویری مسافت

سوشل ٹریننگ 2018

آوری فارم میٹنگ –2018

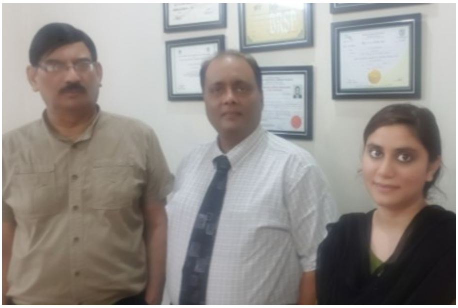

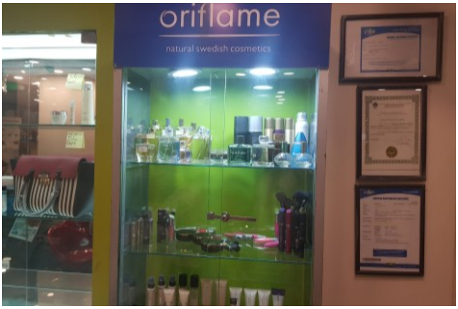

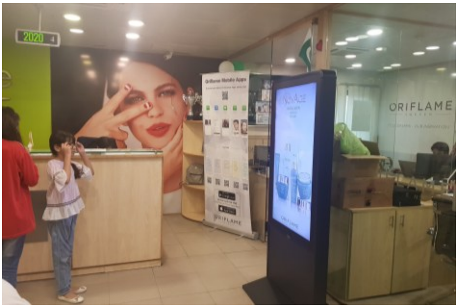

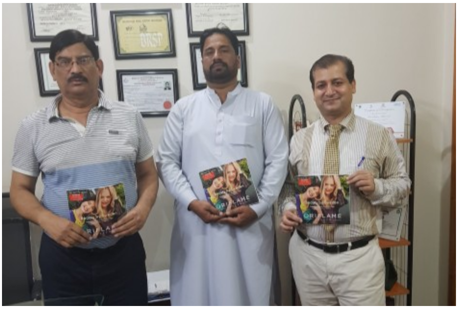

سیریز دہم: تصویری مسافت

اظہر محمود بھٹی صاحب کے ساتھ میٹنگ 2018

خالد نصر صاحب کے ساتھ ادبی شام 2018

ایکوکیئر سٹاف ٹریننگ – نومبر 2018

سیریز دہم : تصویری مسافت

ایکو کیئر اور گیٹ گروپ میٹنگ — نومبر 2018

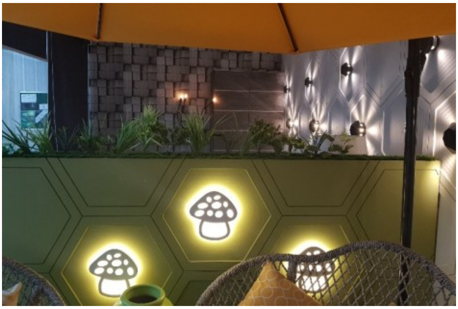
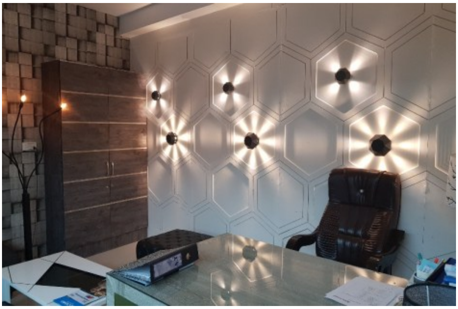

سیریز دہم : تصویری مسافت

تسنیم کوثر صاحبہ بک لانچ – نومبر 2018

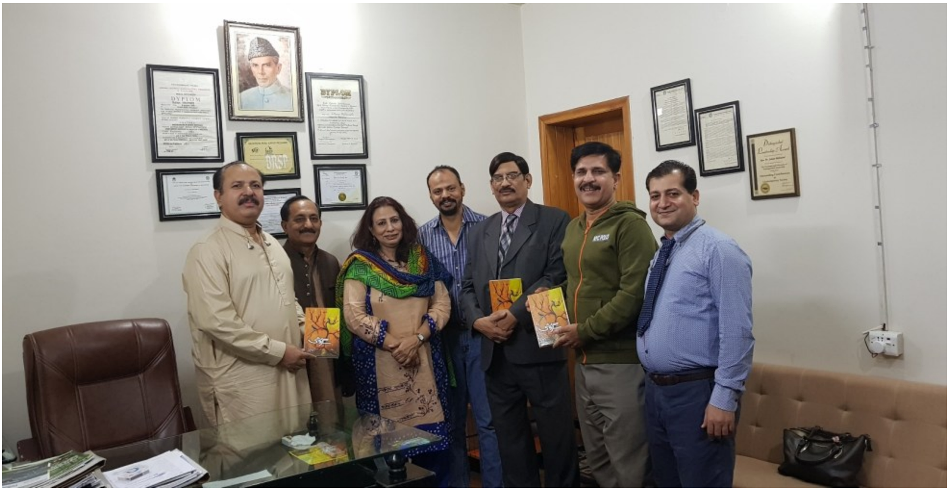

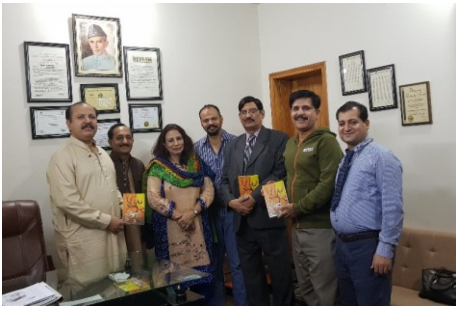
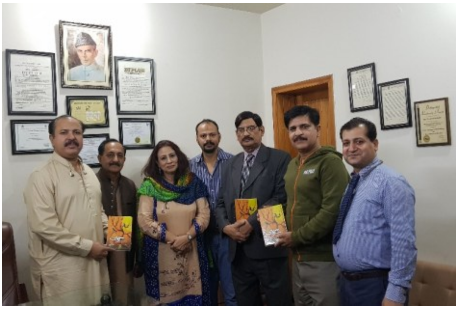
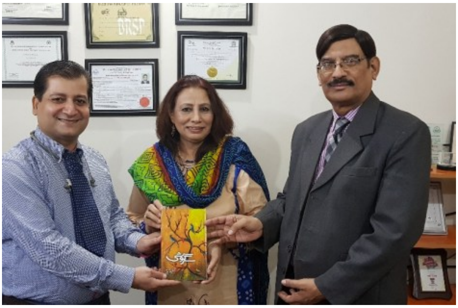
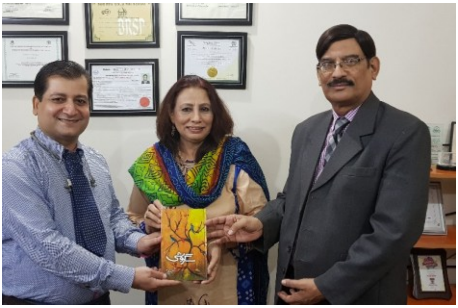

سیریز دہم : تصویری مسافت

سولو گروپ وزٹ 2018

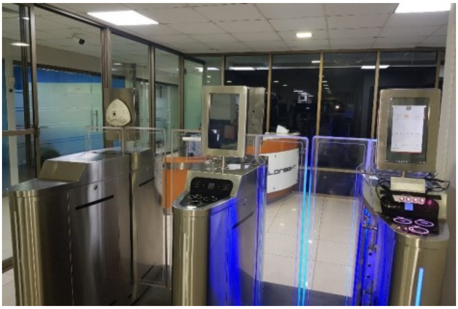

سولو گروپ کے ساتھ پاکستان انویسٹمنٹ بورڈ میٹنگ – مارچ 2018

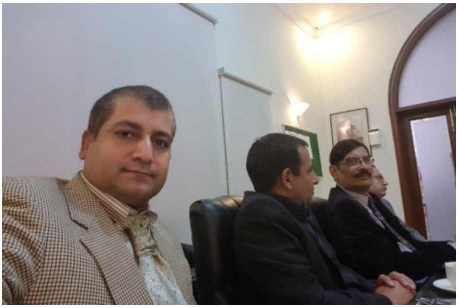

سیریز دہم: تصویری مسافت

سولر ٹیک کے ساتھ میٹنگ سال 2018

چینی نئے سال کی تقریب (ای سی ایس پی) – جنوری 2017

سیریز دہم : تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

ڈیوڈ (زونر جی) میٹنگ — نومبر 2016

قائدِ اعظم سولر پارک سال 2016

سیریز دہم: تصویری مسافت

فیشن ایکسپو لاہور — جنوری 2016

ٹریننگز

فیض گھر 8 اگست 2014

سیریز دہم: تصویری مسافت

فیض گھر 3 اگست 2014

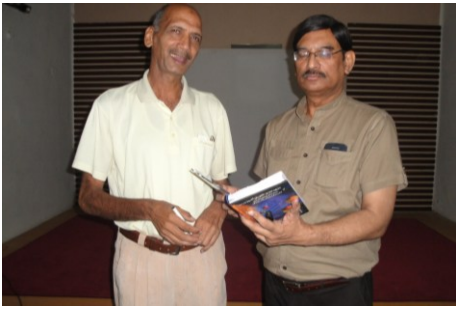

سیریز دہم: تصویری مسافت

فیض گھر 19 اپریل 2012

سیریز دہم: تصویری مسافت

فیض گھر 16 جنوری 2012

فیض گھر 08 جنوری 2012

سیریزدہم: تصویری مسافت

فیض گھر 5 ستمبر 2011

فیض گھر 29 اگست 2011

فیض گھر 15 اگست 2011

FAIZ 1911-1984

FAIZ 1911-1984

فیض گھر 01 اگست 2011

فیض گھر 18 جولائی 2011

فیض گھر 18 اپریل 2011

قریشی انڈسٹریز 12 ستمبر 2011

قریشی انڈسٹریز 18 دسمبر 2006

ڈاچی فاؤنڈیشن لاہور 2022

ولڈ ایگ ڈے رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی 2021

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

پی اے ایف پی بتیسویں کانفرنس 16 اکتوبر 2012

FAMILYCON 2022
FAMILY MEDICINE - KEY TO COMMUNITY HEALTH
27-28-29-30 OCTOBER 2022 PC HOTEL, LAHORE
THE BIGGEST CONFERENCE OF FAMILY PHYSICIANS

ایف ڈی آر سی سیمینار، لاہور

POSH
"Cancer & Its Clini
Sunday, 18th March 20
Prof. Dr. M. Ahmad Bhatti

POSH EDUCATION
"Cancer & Its Clinica

پیام ٹی وی

زیڈ ون ٹی وی

آمنہ انٹرویو

ای کیپ

ای کیپ ٹیم میٹنگ اینڈ پلانٹیشن 2024

سیریز دہم: تصویری مسافت

ای کیپ ٹیم میٹنگ 2024

ایک کیپ وزٹ پاک چائنہ چیمبر لاہور 2024

سیریز دہم: تصویری مسافت

ای کیپ ٹیم میٹنگ ایمپوریم مال 2024

ای کیپ میٹنگ، یونیک سکول لاہور 2023

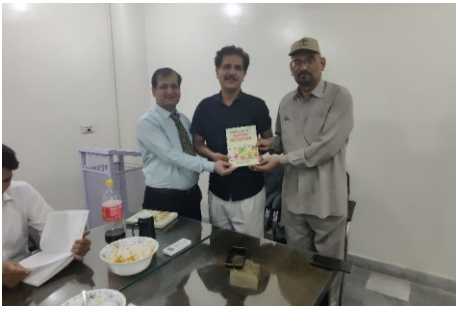

سیریز دہم: تصویری مسافت

ایس ڈی جی سیمینار لاہور 2023

ای کیپ میٹنگ 2022

پاک چائینہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری 2019

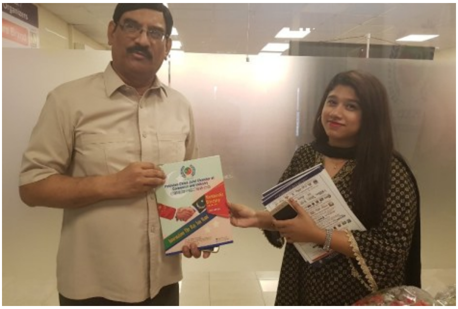

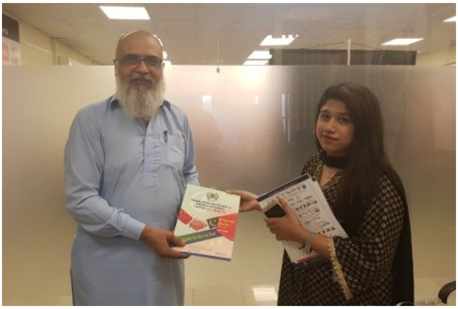

اوتھ ٹیکنگ تقریب زرتاج گل کے ساتھ – اکتوبر 2020

Environmental Consultants
Association of Pakistan (ECAP)
Oath Taking Ceremony

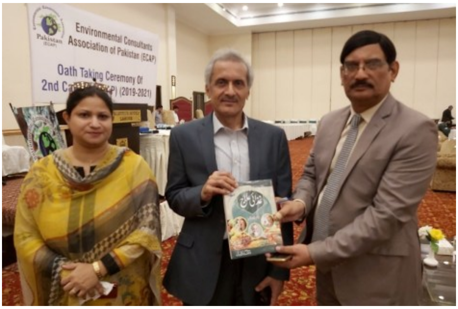
Environmental Consultants
Association of Pakistan (ECAP)
Oath Taking Ceremony Of

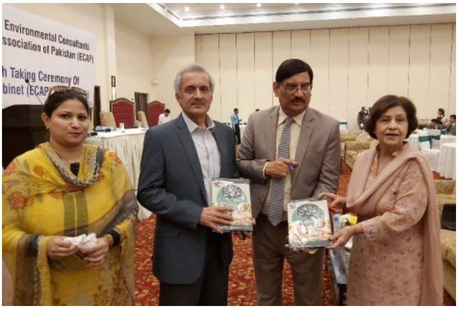

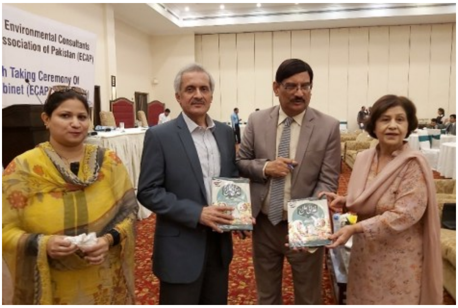

Environmental Consultants
Association of Pakistan (ECAP)
Oath Taking Ceremony Of
Cabinet (ECAP) (2019-2021)

میٹنگ لکھے گروپ ایمپوریم مال لاہور مارچ 2018

ای کیپ میموریز

سیریز دہم : تصویری مسافت

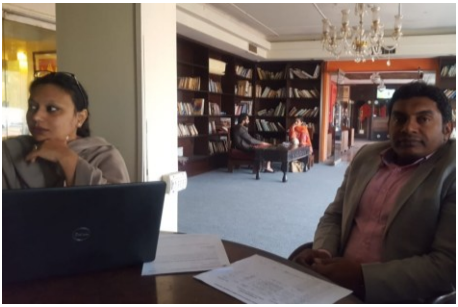

سیریز دہم : تصویری مسافت

گرین ولڈ

گرین ورلڈ ٹریننگ جنوری 2017

گرین ورلڈ ٹریننگ نومبر 2016

سیریز دہم : تصویری مسافت

سیریز دہم : تصویری مسافت

گرین ورلڈ سیمینار قذافی سٹیڈیم لاہور 20216

GREEN WORLD

5th
ANNIVERSARY
CELEBRATION
2016
WELCOME
TO
GREEN WORLD
PAKISTAN

WELCOME
TO

گرین ورلڈ سیمینار 2015

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیمینارز

پبلک ہئیرنگ انوائیر منٹل ایمپکٹ اسلام آباد 2022

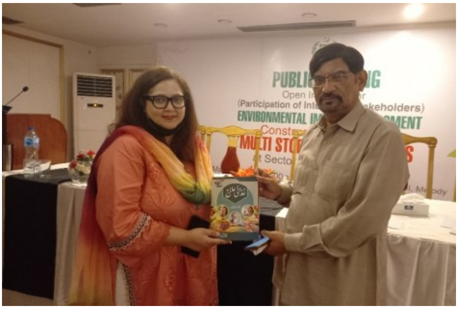

سیریز دہم: تصویری مسافت

یونیورسٹی آف سینٹرل پنجاب 2022

سیریز دہم : تصویری مسافت

قائد ڈے لیکچر بائی خالد چشتی 2021

رواداری تحریک پروگرام، لاہور – اپریل 2019

سیریز دہم: تصویری مسافت

خادمِ پنجاب اجالا پروگرام ملتان سال 2018

PROGRAM
MENT SESSION
MECHANISM (C
13, 2018

KHADIM-E-PUNJAB
STAKEHOLDE

انسان دوست فورم کے ساتھ سال 2018

سیریز دہم : تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

جی ڈی اے گوادر کی ٹیم کے ساتھ میٹنگ 2017

سیریز دہم: تصویری مسافت

این او پی لیکچر 2017

Entrepreneur University
A Case Study of UMT

National
Outreach
Program

National
Outreach
Program

National
Outreach
Program

ادبی پروگرامز

فرحین چوہدری کے ساتھ ادبی شام 2024

چغتائی پبلک لائبریری وزٹ 2024

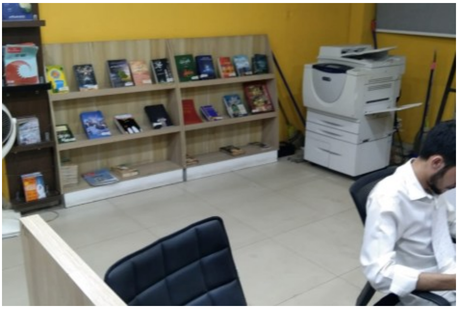
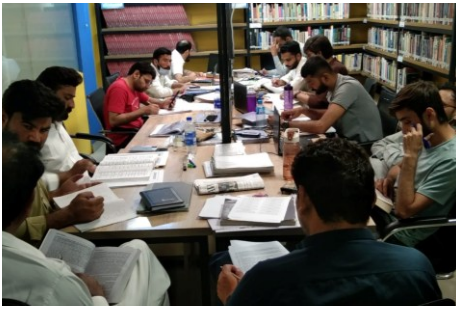

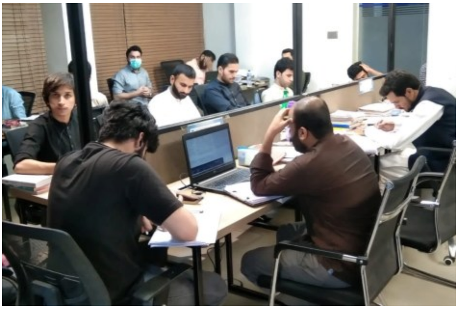

سرگودھا ادبی ٹوور 2023

سیریز دہم : تصویری مسافت

چغتائی پبلک لائبریری وزٹ 2023

سیریز دہم : تصویری مسافت

فینکس سیکورٹی میٹنگ اینڈ بک لانچ 2023

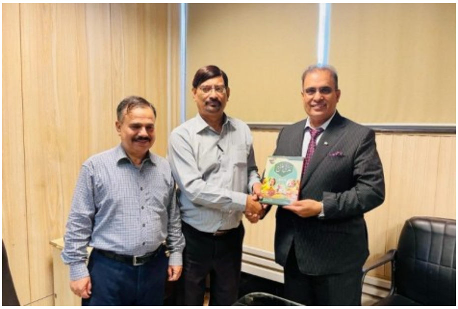

سیریز دہم: تصویری مسافت

تھنک ٹینک چینل لانچ – اگست 2022

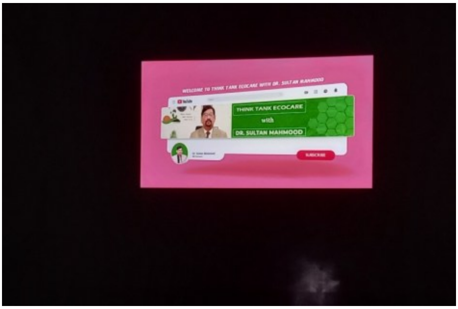
THINK TANK ECOCARE
with
DR. SULTAN MAHMOOD

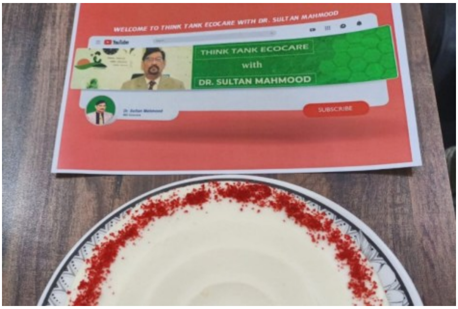
WELCOME TO THINK TANK ECOCARE WITH DR. SULTAN MAHMOOD
THINK TANK ECOCARE
with
DR. SULTAN MAHMOOD
SUBSCRIBE

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی سال 2022

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور 2022

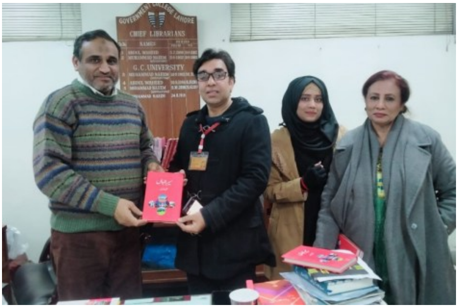

سیریزدہم: تصویری مسافت

یونیک سکول سسٹم ادبی نشست — اگست 2022

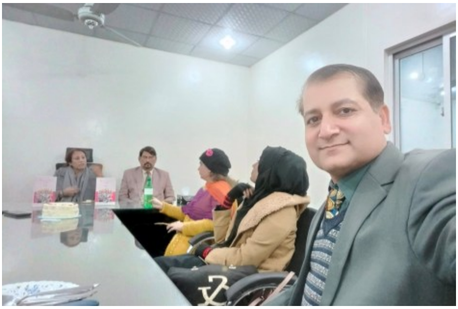

سیریز دہم : تصویری مسافت

لاہور لٹریری فیسٹیول، الحمرا آرٹ کونسل — مارچ 2021

سیریز دہم : تصویری مسافت

بزم سرخیل ادب، لاہور 2022

سیریز دہم : تصویری مسافت

کاسموپولیٹن کلب لاہور 2022

سیالکوٹ لیٹریری وزٹ 2021

سیریز دہم : تصویری مسافت

سیریز دہم : تصویری مسافت

ملتان لیٹریری وزٹ 2021

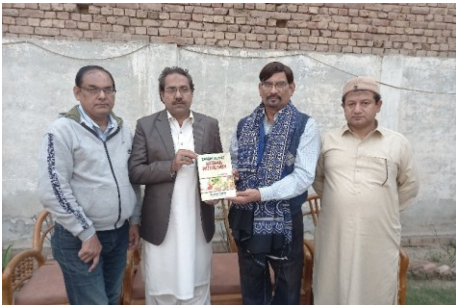

پنجاب یونیورسٹی، لائبریری وزٹ 2021

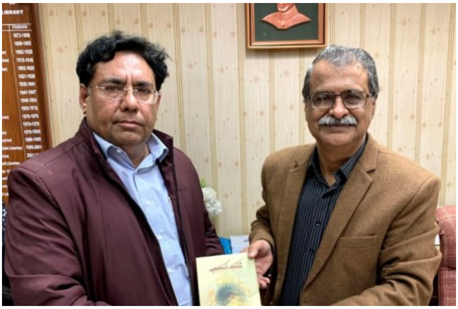

سیریز دہم: تصویری مسافت

ادب سرائے ڈاکٹر سلطان محمود کے ساتھ نومبر 2017

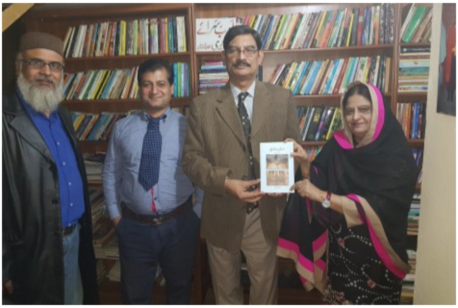

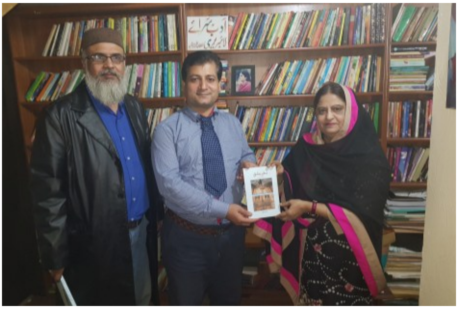

والٹن ایئرپورٹ لاہور — علی رضا کے ساتھ — جنوری 2017

سیریز دہم : تصویری مسافت

لاہوری ناشتہ اور ادبی بیٹھک — نومبر 2016

پرانی یادیں

سیریز دہم: تصویری مسافت

پرانی یادیں، یہ ہم الگ الگ کر سکتے ہیں

سیریز دہم: تصویری مسافت

سیریز دہم : تصویری مسافت

سیریز دہم : تصویری مسافت

سیریز دہم: تصویری مسافت

ذاتیات، غذائیات، حیوانیات، ماحولیات، سیاسیات، مزاحیات اور ادبیات پر مبنی ایک بے مثال فکری مسافت

فکرِ سلطان

ڈاکٹر سلطان محمود

10

سیریز دہم: تصویری مسافت

فکرِسلطان

ڈاکٹر سلطان محمود

مفکر، محقق اور نقاد

ڈاکٹر سلطان محمود نے سائنسی انداز میں تحریکی کارکن بن کر غذائی تحفظ کی عالمی خود مختار تحریک کو مقامی رہنما کے طور پر پاکستان میں ایک غیر معمولی موڑ دیا ہے جس کے نتیجے میں ان کے افکار اور عملی جدوجہد نے 'فکر سلطان' جیسی ایک طاقتور دستاویزی سیریز جنم دی ہے۔ اس میں وہ اپنی آدھی صدی کی شبانہ روز کوشش کو شاندار کہانی کے طور پر بیان کرتے ہوئے اہم معلومات سے بھری وہ تاریخ بھی بیان کر رہے ہیں جو ملک عزیز کے غیر مستحکم حالات کے باوجود مقامی اور نچلی سطح کے مسائل کو قومی اور عالمی سطح پر کچھ اس انداز سے اٹھا لے جاتے ہیں کہ جہاں وہ حیاتیاتی تنوع یا بائیو ڈائیورسٹی کی ہئیت تبدیل کئے بغیر کارپوریٹ تسلط کے ساتھ جنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ڈویلپمنٹ مافیا کے خلاف کس طرح نچلی سطح کی لڑائی کو اٹھا کر قومی اور عالمی سطح پر لے جایا جاتا ہے۔ ان کی یہ سوچ بھی قابل داد ہے کہ دنیا بھر میں مقامی سطح کی کمیونٹی ہمیشہ مقدس اور خود مختار ہونی چاہئے تاکہ وہ اپنے علم اور حقوق کو حاصل کر کے مستقبل کی دنیا کی حقیقی کہانی کا نقشہ ترتیب دے سکے۔

"فکرِ سلطان" کی تمام سیریز آفیشل ویب پر موجود ہیں

ISBN
9 789697 431625 >

ذاتیات، غذائیات، حیوانیات، ماحولیات، سیاسیات، مزاحیات اور ادبیات پر مبنی ایک بے مثال فکری مسافت

ڈاکٹر سلطان محمود، مینیجنگ ڈائریکٹر، ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز، لاہور۔ بانی انوائرنمنٹ کنسلٹنٹس ایسوسی ایشن پاکستان؛ سوسائٹی آف اینیمل سائنسز اور ایگزیکٹو پاکستان اکیڈمی آف فیملی فزیشنز

Mobile | +92 321 4302528 | Ecocare | www.ecocare.pk | ECAP | www.ecap.pk | PAFP | www.pafp.com.pk